جرح وتعدیل: ایک علمی و تحقیقی جائزہ

Prosecution and Defense: A scientific and research review

Haris Ullah
Lecturer, Dept. of Islamic Studies & Research,
The University of Agriculture, D I Khan
Email: harisullahfurqani@gmail.com
Dr. Qazi Abdul Manan
Assistant Professor, Dept. of Islamiyat,
Kohat University of Science & Technology, Kohat
Email: dr.manan@kust.edu.pk
Mumtaz Hussain
PhD research scholar, Dept. of Islamic Theology,
Islamia Collage University, Peshawar
Email: mumtaz.hussain0355@gmail.com

Abstract
The adversarial legal system, with its distinct roles of prosecution and defense, presents a complex interplay of evidence, argumentation, and persuasion. This review examines this dynamic through a unique lens, integrating scientific and research findings with insights from Hadith studies, the body of narrations relating to the Prophet Muhammad's (ﷺ) words, actions, and approvals. We explore how Hadith literature, with its meticulous focus on chains of narration (isnad), authentication (tahqeeq), and textual criticism, offers valuable parallels to modern evidentiary procedures. The review analyzes the cognitive biases impacting both prosecution and defense, drawing parallels to the scrutiny applied to narrators in Hadith studies, such as assessing their memory, character, and potential biases. We investigate the science of persuasion, considering how rhetorical devices and emotional appeals, while potentially effective, must be balanced against the pursuit of truth and justice, principles emphasized in Hadith ethics. The review delves into research on witness testimony, comparing modern findings on memory and suggestibility with the Hadith tradition's emphasis on accurate and reliable reporting. We examine how Islamic jurisprudence, informed by Hadith, addresses issues like circumstantial evidence, the burden of proof, and the importance of corroboration, providing a historical and ethical framework for evaluating evidence. The review also addresses the ethical considerations surrounding the presentation of evidence, drawing upon the Hadith tradition's strong emphasis on

honesty, integrity, and the avoidance of falsehood. We also identify and describe the famous and known words used by the hadith prosecutors and defenders words that provide a medium of getting or ignoring of an argument about a Narrator. This review aims to provide a comprehensive overview of the scientific and research literature relevant to the roles of prosecution and defense, enriched by the historical and ethical dimensions offered by Hadith studies, offering a unique perspective on the pursuit of justice.

Keywords: Introduction, Prosecution, Defense, Criticism, Dictionary

تعارف

اہلِ علم سے فنِ جرح وتعدیل کی اہمیت ڈھکی چھپی بات نہیں، کیوں کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث نبوی (على صاحبها أتم الصلاة والسلام) کی احادیث کی حیثیت بنیادی مصدر ومأخذ کی ہے، لہٰذا علماءِ حدیث نے بالعموم اور ائمۂ جرح وتعدیل نے بالخصوص اس فن کی بانتہاء خدمات سرانجام دیں ہیں، ذیل میں ہم نے اس اہم فن کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔

لفظِ "جرح" کی لغوی تحقیق

علامہ ابن فارسؒ (395ھ) اپنی مشہور لغت "معجم مقاييس اللغة" میں لکھتے ہیں:

(جرح) الجيم والراء والحاء أصلان: أحدهما الكسب، والثاني شق الجلد.[1]

لفظِ جرح جیم، راء اور حاء سے بنا ہے جو دراصل دو معنوں میں مستعمل ہوتا ہے، کمانا اور چمڑا کو چیرنا۔

علامہ محمد زبیدیؒ (1205ھ) اپنی مشہور لغت "تاج العروس" میں لکھتے ہیں:

والجرح، بالفتح: يكون باللسان في المعاني والأعراض ونحوها.[2]

لفظِ جرح بالفتح معانی، اعراض اور ان کے علاوہ میں عیب لگانے کے طور پر آتا ہے۔

مولانا عبدالحفیظ بلیاویؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "مصباح اللغات" میں لکھتے ہیں:

کہ "جرح-ہٗ بلسانه" بمعنی عیب لگانا اور مرتبہ گھٹانا کے آتے ہیں۔[3]

لفظِ "جرح" کی اصطلاحی تحقیق

علامہ خطیب بغدادیؒ (463ھ) اپنی کتاب "الكفاية في علم الرواية" میں لکھتے ہیں:

إنما أطلقوا الجرح فيمن ليس بعدل لئلا يتغطى أمره على من لا يخبر.[4]

یعنی لفظِ جرح کا اطلاق غیر عادل پر ہوتا، تاکہ اس کا معاملہ کسی پر مخفی نہ رہے۔

علامہ ابن اثیرؒ (606ھ) اپنی مشہور کتاب "جامع الأصول" میں لکھتے ہیں:

الجرح: وصف متى التحق بالراوي والشاهد سقط الأعتبار بقوله، وبطل العمل به.[5]

یعنی کسی راوی یا گواہ کے ساتھ ایسے وصف کا لاحق ہو جانا کہ جس کی بناء پر اُن کے قول پر اعتماد کرنا ساقط ہو جائے اور اس پر عمل کرنا بھی جائز نہ رہے "جرح" کہلاتی ہے۔

علامہ نور الدین عتر حنفی (حفظه الله) اپنی کتاب "أصول الجرح والتعديل" میں لکھتے ہیں:

الطعن فى الراوى بما يخل بعدالته أو ضبطه.[6]

یعنی کسی راوی میں ایسا عیب جس کی بناء پر اس کی عدالت یا ضبط زائل ہو جائے "جرح" کہلاتی ہے۔

لفظِ "تعدیل" کی لغوی تحقیق

علامہ ابن فارسؒ (395ھ) اپنی مشہور لغت "معجم مقاييس اللغة" میں لکھتے ہیں:

العدل: الحكم بالاستواء.[7]

یعنی عدل کا معنی برابر کا حکم لگانا۔

علامہ محمد بن قاسم رصاعؒ (894ھ) اپنی مشہور لغت "شرح حدود إبن عرفة" میں لکھتے ہیں:

التعديل أن يقول عدل رضي.[8]

یعنی تعدیل کسی آدمی کے ایسے وصف کو کہا جاتا ہے کہ جس کی عدالت پر فریقین راضی ہوں۔

عربی-اُردو کی مشہور لغت "المنجد" میں آتا ہے:

کہ "عدّل- الشاهد" بمعنی گواہ کو معتبر / قابل اعتماد جاننا کے آتے ہیں۔[9]

لفظِ "تعدیل" کی اصطلاحی تحقیق

علامہ ابن اثیرؒ (606ھ) اپنی مشہور کتاب "جامع الأصول" میں لکھتے ہیں:

وصف التحق بهما (أى بالراوي والشاهد) أعتبر قولهما وأخذ به.[10]

یعنی کسی راوی یا گواہ کے ساتھ ایسے وصف کا لاحق ہو جانا کہ جس کی بناء پر اُن کے قول پر اعتماد کرناً کیا جائے اور اس پر عمل کرنا بھی جائز رہے "تعدیل" کہلاتی ہے۔

علمِ جرح وتعدیل کی ابتداء

خطیب بغدادیؒ (463ھ) اپنی کتاب "الكفاية في علم الرواية "میں فن کی ابتدا بارے لکھتے ہیں:

عن محمد بن الفضل العباسي , يقول: " كنا عند عبد الرحمن بن أبي حاتم , وهو إذن يقرأ علينا كتاب الجرح والتعديل , فدخل عليه يوسف بن الحسين الرازي فقال له: يا أبا محمد , ما هذا الذي تقرؤه على الناس؟ فقال: كتاب صنفته في الجرح والتعديل. فقال: وما الجرح والتعديل؟ فقال: أظهر أحوال أهل العلم من كان منهم ثقة أو غير ثقة محمد بن الفضل العباسي , يقول: " كنا عند عبد الرحمن بن أبي حاتم , وهو إذن يقرأ علينا كتاب الجرح والتعديل , فدخل عليه يوسف بن الحسين الرازي فقال له: يا أبا محمد , ما هذا الذي تقرؤه على الناس؟ فقال: كتاب صنفته في الجرح والتعديل. فقال: وما الجرح والتعديل؟ فقال: أظهر أحوال أهل العلم من كان منهم ثقة أو غير ثقة.[11]

محمد بن فضل عباسیؒ سے منقول ہے، کہ ہم عبد الرحمن بن ابی حاتمؒ (327ھ) کے پاس بیٹھے تھے جبکہ آپؒ ہمیں "جرح وتعدیل" کی کتاب پڑھا رہے تھے، دریں اثنا یوسف بن حسین رازیؒ داخل ہوئے اور اُنہوں نے پوچھا کہ: اے ابو محمد، تم لوگوں کو یہ کیا پڑھا رہے ہو؟ تو آپؒ نے جواب دیا کہ اپنی کتاب "جرح وتعدیل" پڑھا رہا ہوں جسے میں لکھا ہے، اُنہوں نے (دوبارہ) دریافت کیا کہ جرح وتعدیل کیا چیز ہوتی ہے؟ تو آپؒ نے جواب دیا کہ: میں اہلِ علم میں سے ثقہ اور غیر ثقہ کے حالات بیان کرتا ہوں۔ (یعنی اس کتاب میں، میں نے ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کے حالات کو بیان کیا ہے)

چنانچہ امام ابن ابی حاتمؒ کے اس قول کے مطابق علمِ جرح وتعدیل کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ: " ظهور أحوال أهل العلم من كان منهم ثقة أو غير ثقة" کہ اہلِ علم میں سے ثقہ اور غیر ثقہ کے حالات کو بیان کرنا علمِ جرح وتعدیل کہلاتا ہے۔ واللہ اعلم

علمِ جرح وتعدیل کی مختلف تعریفات کا جائزہ

علامہ صدیق حسن قنوجیؒ (1307ھ) اپنی مشہور کتاب "أبجد العلوم" میں لکھتے ہیں:

هو: علم يبحث فيه عن جرح الرواة وتعديلهم بألفاظ مخصوصة وعن مراتب تلك الألفاظ.[12]

یعنی جرح وتعدیل ایک ایسا علم ہے کہ جس میں راویوں پر جرح اور ان کی تعدیل سے بالفاظِ مخصوص اور بلحاظِ مراتب کے بحث کی جاتی ہے۔

علامہ عبد الفتّاح ابو غدہؒ(1417ھ)اپنی مشہور کتاب "لمحات من تاريخ السنة وعلوم الحديث" میں لکھتے ہیں:

هو علم ميزان الرجال فيبحث فيه عن حال الراوى فى نفسه وفى مرويّاته وشيوخه وتلاميذه.[13]

یعنی جرح وتعدیل ایک ایسا علم ہے جو کہ راویوں کا ترازو ہے کہ جس میں راوی کی اپنی ذات اور اس کی روایتوں، اساتذہ اور اس کے شاگردوں سے بحث کی جاتی ہے۔

علامہ اکرم ضیاء عمری(حفظه الله)اپنی کتاب "بحوث فى تاريخ السنة المشرفة" میں لکھتے ہیں:

هو علم يتعلق ببيان مرتبة الرواة من حيث تضعيفهم أو توثيقهم بتعابير فنية متعارف عليها عند العلماء.[14]

یعنی جرح وتعدیل ایک ایسا علم ہے جو کہ راویوں کے مرتبہ سے اُن فنی تعبیروں سے متعلق ہے جو کہ علماء کے نزدیک متعارف ہیں، یعنی ان کے ضعیف یا ثقہ ہونے کے اعتبار۔

مشروعیتِ علمِ جرح وتعدیل

جرح وتعدیل کی مشروعیت کو جاننے کے لیے سب سے پہلے علمِ نقد کا جاننا ضروری ہے، لہذا پہلے ہم لفظِ "نقد" کی لغوی واصطلاحی تعریف جاننے کی کوشش کرتے ہیں، اور بعد میں اس کی مشروعیت کو واضح کریں گے، چنانچہ:

لفظِ "نقد" کی لغوی تحقیق

علامہ ابن فارسؒ(395ھ)اپنی مشہور لغت "معجم مقاييس اللغة" میں لکھتے ہیں:

النون والقاف والدال أصل صحيح يدل على إبراز شيء وبروزه.[15]

یعنی لفظِ "نقد" دلالت کرتا ہے کسی شیئ کے ظاہر کرنے، نکالنے اور اس کے شائع کرنے پر۔

لفظِ "نقد" کی اصطلاحی تحقیق

اس بارے صلاح الدین ادلبی(حفظه الله)کی تعریف کافی جامع ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

هو تبيين صحة نسبة المرويات إلى من رويت عنه أو عدم صحة نسبتها.[16]

یعنی علمِ نقد دراصل مروی عنہ کی طرف سے روایات کی نسبت کی صحت اور عدمِ صحت کو کہاجاتاہے۔

مشروعیت من القرآن

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يأيّها الذين آمنوا إن جاءكم فاسق بنبإ فتبيّنوا أن تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين.[17]

اے ایمان والوں اگر آئے تمہارے پاس کوئی گناہ گار خبر لے کر تو تحقیق کرلو کہیں جانہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پر کل کو اپنے کئے پر لگو پچھتانے۔[18]

مشروعیت من السنة

ارشادِ نبوی(على صاحبها أتم الصلاة والسلام)ہے:

من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار.[19]

کہ جس کسی نے میرے اوپر جھوٹ بولا(یعنی میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جو میں نہیں کہی)، تو بلاشبہ اُس نے اپنے لیے جہنم میں اپناٹھکانا بنالیا۔

نیز تعدیل کی مثال سنت سے یہ ہے کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا:

إنّ عبدالله رجل صالح.[20]

کہ عبداللہ بن عمرؓ نیک آدمی ہے۔

مشروعیت من الإجماع

أن الواجب على كل أحد عرف التمييز بين صحيح الروايات وسقيمها، وثقات الناقلين لها من المتهمين...[21]

یعنی ہر ایک (محدّث) کے لیے صحیح اور سقیم روایات کی تمیز کرنا اور ثقہ راویوں کا متہم میں سے جاننا ضروری ہے...

ائمہ محدثین کے نزدیک جرح وتعدیل کی شرائط

علامہ عبدالحیی لکھنویؒ (1304ھ) اپنی مشہور کتاب "الرفع والتكميل في الجرح والتعديل" میں لکھتے ہیں:

1. لایجوزالجرح بمافوق الحاجة.

یعنی ضرورت سے زیادہ جرح کرنا جائز نہیں۔

2. ولايجوز الإكتفاءعلى نقل الجرح فقط فيمن وجدفيه الجرح والتعديل كلاهما من النقاد.

یعنی صرف جرح ہی نقل کرنے پر اکتفانہ کیاجائے گا، بلکہ جس پر جرح کی گئی ہو، تو اگر اس کی تعدیل موجود ہو تو اُسے بھی نقل کیاجائے گا۔

3. ولايجوز جرح من لايحتاج إلى جرحه ومنعوا من جرح العلماء الذين لايحتاج إليهم فى رواية الأحاديث بلاضرورة شرعية.[22]

اور جس کسی پر جرح کی ضرورت نہ ہو اپس پر جرح کرنا جائز نہیں، چنانچہ بایں وجہ علماء نے بلاضرورت روایات پر جرح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح علامہ نورالدین عتر حنفی (حفظه الله) اپنی کتاب "أصول الجرح والتعديل" میں لکھتے ہیں:

4. الدقة فى الجرح وفى التعديل حيث أنه يجب على المتكلم فى الرواة أن يراعى غاية المطابقة بين حكمه وحال الراوى فلا يرفع فى التعديل بالراوى عن مرتبة الحقيقية ولاينزل به عنها ولاينزل فى الجرح بالراوى عن حقيقة الضعف الذى هو فيه ولا يخففه.[23]

یعنی جرح وتعدیل میں گہرائی کی ضرورت ہوتی ہے بایں طور کہ ایک متکلم کو روای کی حالت اور اس پر لگے ہوئے حکم کے مابین مطابقت کی رعایت کرنی پڑتی ہے، چنانچہ کسی راوی کو اپنے حقیقی مرتبہ پر سے نہ بڑھایا جائے گا اور نہ ہی اس کا مرتبہ گھٹایا جائے گا جب کہ یہی بات جرح میں بھی ہے یعنی کسی راوی کو اس کے اپنے حقیقی درجۂ ضعف سے نہ گھٹایا جائے گا اور نہ ہی اس کے مرتبۂ ضعف میں تخفیف پیدا کی جائے گی۔

5. أهلية الكلام فى الجرح والتعديل يشترط فى الجارح والمعّدل : العلم والتقوى والورع والصدق والتجنب عن التعصب ومعرفة أسباب الجرح والتزكية ومن ليس كذٰلك لايقبل منه الجرح ولا التزكية.[24]

جارح ومعدل میں جرح وتعدیل کی اہلیت کا ہونا بھی شرط ہے، (چنانچہ اہلیت کی درجہ ذیل شرائط ہیں): علم، تقویٰ، ورع، سچائی، تعصب سے پاک ہونا اور جرح وتعدیل کے اسباب کا جاننا، لہذا جس کسی میں بھی اگر یہ شرائط مفقود ہوں تو اس کی جرح وتعدیل کو قبول نہ کیاجائے گا۔

جرح وتعدیل میں ناقدین کے طبقات کا جائزہ

طبقاتِ ناقدین در جرح وتعدیل کو جاننے سے پہلے ہم لفظِ "طبق" کی لغوی واصطلاحی تعریف جاننے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ:

لفظِ "طبقہ" کی لغوی تحقیق

علامہ ابن فارسؒ (395ھ) اپنی مشہور لغت "معجم مقاييس اللغة" میں لکھتے ہیں:

الطاء والباء والقاف أصل صحيح واحد، وهو يدل على وضع شيء مبسوط على مثله حتى يغطيه.[25]

یعنی کسی شیئ کو کسی دوسری شیئ کے اوپر اس طرح سے رکھ دینا کہ پہلی شیئ دوسری شیئ کو چھپادے، لہذا پہلی شیئ دوسری شیئ کا طبق کہلائے گا۔

لفظِ "طبقہ" کی اصطلاحی تحقیق

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (911ھ) اپنی مشہور کتاب "تدريب الراوی" میں لکھتے ہیں:

قوم تقاربوا في السن والإسناد أو في الإسناد فقط بأن يكون شيوخ هذا هم شيوخ الآخر، أو يقاربوا شيوخه.[26]

یعنی طبقہ سے مراد ایک ایسی قوم ہے جو عمر اور اسناد میں آپس میں نزدیک ہوں یا پھر صرف اسناد میں ہی نزدیک ہوں، بایں طور کہ اس کے اساتذہ دوسرے کے اساتذہ بھی ہوں یا اس کے اساتذہ سے نزدیک ہوں۔

مختلف طبقات کا تحقیقی جائزہ

جرح وتعدیل کے طبقات بارے ناقدین کی تحقیقات مختلف ہیں، چنانچہ:

1. علامہ ابن عدی جرجانیؒ (365ھ) نے اپنی مشہور کتاب "الكامل في ضعفاء الرجال" میں کل سات طبقات بنائے ہیں۔[27]
2. امام حاکم نیشاپوریؒ (405ھ) نے اپنی مشہور کتاب "معرفة علوم الحديث" میں کل دس طبقات بنائے ہیں۔[28]
3. علامہ ذھبیؒ (748ھ) کی اس بارے تحقیق کافی جامع ہیں، چنانچہ آپؒ اپنی کتاب "ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل" میں لکھتے ہیں:

إعلم هداك الله أن الذين قبل الناس قولهم في الجرح والتعديل على ثلاث أقسام:

یعنی وہ لوگ کے جن کے اقوال کو لوگوں نے جرح وتعدیل میں قبول کیے ہیں، دراصل تین قسم پر ہیں:

1- قسم تكلموا في أكثر الرواة كابن معين وأبي حاتم الرازي.

پہلی قسم وہ کہ جنہوں نے اکثر راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے، جیسے کہ ابن معینؒ اور ابی حاتم رازیؒ

2- وقسم تكلموا في كثير من الرواة كمالك وشعبة.

دوسری قسم وہ کہ جنہوں نے بہت سے راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے، جیسے کہ مالکؒ اور شعبہؒ

3- وقسم تكلموا في الرجل بعد الرجل كابن عيينة والشافعي والكل أيضا على ثلاث أقسام.

تیسری قسم وہ کہ جنہوں نے فرداً فرداً راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے، جیسے کہ ابن عیینہؒ اور شافعیؒ اور پھر ان میں سے ہر ایک تین اقسام پر ہے

1- قسم منهم متعنت في الجرح متثبت في التعديل يغمز الراوي بالغلطتين والثلاث ويلين بذلك حديثه، فهذا اذا وثق شخصا فعض على قوله بناجذيك وتمسك بتوثيقه وإذا ضعف رجلا فانظر هل وافقه غيره على تضعيفه إن وافقه ولم يوثق ذلك أحد من الحذاق فهو ضعيف وإن وثقه أحد فهذا الذي قالوا فيه لا يقبل تجريحه إلّا مفسرا يعني لا يكفي أن يقول فيه ابن معين مثلا هو ضعيف ولم يوضح سبب ضعفه وغيره قد وثقه فمثل هذا يتوقف في تصحيح حديثه وهو إلى الحسن اقرب وابن معين وأبو حاتم والجوزجاني متعنتون.

پہلی قسم وہ کہ جنہوں نے جرح میں سختی اور تعدیل میں تحقیق سے کام لیا، بایں طور کہ دو یا تین غلطیوں کی بناء پر بھی راوی پر طعن کیا اور اس بناء پر اس کی روایت کا درجہ (مقبول سے) گھٹا دیا، پس جب ان میں سے کسی ایک کی اگر کوئی توثیق کر دے، تب تُو اس کے قول کو تھام لے، اور اگر کسی کی تضعیف کی جائے تب تُو دیکھ کہ اس (جارح) کے علاوہ بھی اس کی کسی نے تضعیف کی ہے یا نہیں، پس اگر کسی نے بھی اس کی توثیق نہ کی ہو تب تو وہ ضعیف ہو گا، اور اگر کسی نے توثیق کی ہو، تب اس (جارح) کی جرح قابلِ قبول نہ ہو گی، مگر صرف

جرحِ مفسر ہی قبول ہوگی، یعنی مثلاً: ابن معینؒ کا صرف یہ کہنا کہ فلان ضعیف ہے، اور اس نے سببِ ضعف وغیرہ کی وضاحت نہ کی ہو تب ان کے اس قول کا اعتبار نہ ہوگا، اور اس طرح کی روایت کو صحیح قرار دینے میں توقف کیا جائے گا، کیونکہ اس قسم کی روایت درجۂ حسن کے زیادہ قریب ہوتی ہے، نیز ابن معینؒ، ابوحاتمؒ اور جوزجانیؒ متعنتون (جرح وتعدیل میں سختی برتنے والے) میں سے ہیں۔

2- وقسم في مقابلة هؤلاء كأبي عيسى الترمذي وأبي عبد الله الحاكم وأبي بكر البيهقي متساهلون.

اور دوسری قسم متساهلين (یعنی جرح وتعدیل میں نرمی برتنے والوں) کی ہے جو پہلی قسم کے مقابل ہے، جیسے کہ امام عیسیٰ ترمذیؒ، امام حاکم ابوعبداللہؒ اور امام بیہقیؒ۔

3- وقسم كالبخاري واحمد بن حنبل وأبي زرعة وابن عدي معتدلون ومنصفون.[29]

اور تیسری قسم معتدلين و منصفين (یعنی جرح وتعدیل میں اعتدال اور انصاف برتنے والے) جیسے کہ امام بخاریؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابن عدیؒ۔

جرح وتعدیل کے الفاظ ومراتب

اس بارے علامہ عبدالحیی لکھنویؒ (1304ھ) کی تحقیق انتہائی جامع ومانع ہے چنانچہ آپؒ اپنی مشہور کتاب "الرفع والتكميل فی الجرح والتعديل" میں لکھتے ہیں:[30]

الفاظِ تعدیل

ثبت حجت: اونچے درجہ کا ہے، یہاں تک کہ دوسروں کے لیے سند ہے۔

ثبت حافظ: اونچے درجہ کا ہے، اور خوب یاد رکھنے والا ہے۔

ثبت متقن: اونچے درجہ کا انتہائی مضبوط ہے۔

ثقة ثقة: اونچے درجہ کا، اور بہت ہی قابل اعتماد ہے۔

ثقة: قابل اعتماد ہے۔

ثبت: ثابت، اور قائم رہنے والا ہے۔

صدوق: بہت سچا ہے۔

لابأس به: اس میں کوئی جرح نہیں۔

محلّه الصدق: سچا ہے۔

جيدالحديث: عمدہ روایت والا ہے۔

صالح الحديث: اچھی روایت والا ہے۔

الفاظِ جرح

دجال: سخت دھوکہ باز اور جھوٹا ہے۔

كذاب: انتہائی جھوٹا ہے۔

وضاع: حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

يضع الحديث: حدیث گھڑتا ہے۔

متهم بالكذب: جھوٹا تہمت یافتہ ہے۔

متروك: لائقِ ترک سمجھا گیا ہے۔

ليس بثقة: قابل بھروسہ نہیں۔

سكتوا عنه: محدثین اس کے بارے میں خاموش ہیں / مشکوک ہے۔

ذاهب الحديث: حدیث ضائع کرنے والا ہے۔

فيه نظر: اس میں غور کی ضرورت ہے۔

ضعيف جداً: بہت ہی کمزور ہے۔

ضعفوا: اس کو کمزور ٹھہرایا گیا ہے۔

واهٍ: فضول اور کمزور ہے۔

ليس بالقوى: روایت میں پختہ نہیں۔

ضعيف: روایت میں کمزور ہے۔

ليس بحجة: حجت کے درجہ میں نہیں۔

ليس بذاك: ٹھیک نہیں ہے۔

لين: یادداشت میں کمزور ہے۔

سئی الحفظ: بہت بھولتا ہے۔

لا یحتج بہ: لائق حجت نہیں۔

خلاصہ ونتائج

1- اس اُمت کے علماء بالخصوص محدثین حضراتؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی جتنی خدمت کی ہے وہ بے نظیر ہے جس کی واضح مثال فنِ جرح وتعدیل ہے۔

2- یہ فن محض سرسری اور مبادی نہیں بلکہ ائمۂ جرح وتعدیل نے اس کی خاطر خواہ خدمت کی ہے اور اس کو ایک منضبط اور منظم علم کے طور پر متعارف کرایا ہے۔

3- نیز یہ علم محض معقولات پر مبنی نہیں بلکہ قرآن، سنت اور اجماع سے مؤید ہے۔

4- اس علم کے نتیجہ میں غیر مسلم کے اعتراضات کا بالعموم اور مستشرقین کے اعتراضات کا بالخصوص سدّباب ہوا۔

5- اس علم کے نتیجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث کی حیثیت بطورِ مأخذ اور بھی پختہ، قوی اور محفوظ ومامون من الخطاء ہوجاتی ہے۔

حواشی

[1]- أبو الحسين ،أحمد بن فارس بن زكرياء القزويني الرازي، (المتوفى: 395هـ)،معجم مقاييس اللغة، المحقق: عبد السلام محمد هارون،الناشر: دار الفكر،الطبعة: 1399هـ - 1979م،ج1،ص451

[2]- أبوالفيض،محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، الملقّب بمرتضى، الزَّبيدي (المتوفى: 1205هـ) ، تاج العروس من جواهر القاموس،المحقق: مجموعة من المحققين،الناشر: دار الهداية، مادة جرح ،ص337،ج6

[3]- ابوالفضل، مولانا، عبدالحفیظ بلیاویؒ، مصباح اللغات، المصباح، اُردو بازار لاھور، پاکستان، مادہ- جرح، ص107

[4]- أبو بكر، أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي (المتوفى: 463هـ)، الكفاية في علم الرواية الكفاية في علم الرواية،المحقق: أبو عبدالله السورقي , إبراهيم حمدي المدني،الناشر: المكتبة العلمية - المدينة المنورة،ص38

[5]- أبو السعادات، مجد الدين، المبارك بن محمد بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري إبن الأثير (المتوفى : 606هـ)،جامع الأصول في أحاديث الرسول، تحقيق : عبد القادر الأرنؤوط - التتمة تحقيق بشير عيون،الناشر : مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان،الطبعة : الأولى، ج1،ص126

[6]ـ العلامة ، الدكتور، نور الدين عتر، أصول الجرح والتعديل وعلم الرجال،الناشر: دار اليمامة، الطبعة الثانية، 2007،ص7

[7]- إبن فارس،معجم مقاييس اللغة،ج4،ص246

[8]- أبو عبد الله، محمد بن قاسم الأنصاري، الرصاع التونسي المالكي (المتوفى: 894هـ)،الهداية الكافية الشافية لبيان حقائق الإمام ابن عرفة الوافية. (شرح حدود ابن عرفة للرصاع)،المكتبة العلمية ، الطبعة: الأولى، 1350هـ،كتاب الشهادات، باب في التعديل،ص455

[9]-المنجد(اُردو-عربی)،دارالاشاعت-کراچی،مادہ-عدل،ص635

[10]- إبن الأثير،جامع الأصول في أحاديث الرسول، ج1،ص126

[11]- الخطيب البغدادي،الكفاية في علم الرواية الكفاية في علم الرواية ،ص38

[12]-أبو الطيب، محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري القِنَّوجي (المتوفى: 1307هـ) ،أبجد العلوم،الناشر: دار ابن حزم،الطبعة الأولى 1423 هـ- 2002 م،ص357

[13]- الدكتور،أبوغدّة،عبدالفتاح بن محمد(1417هـ)،لمحات من تاريخ السنة وعلوم الحديث،مكتبة المطبوعات الإسلامية،ص183

[14]-أكرم ضياء العمرى،بحوث فى تاريخ السنةالمشرفة،مكتبة العلوم والحكم،الطبعة- 1415هـ،ص91

[15]- إبن فارس،معجم مقاييس اللغة،ج5،ص467

[16]- الإدلبى،صلاح الدين بن أحمد،منهج نقد المتن عند علماء الحديث النبوى(على صاحبهاأتم الصلاة والسلام)،دارالآفاق الجديدة،بيروت،1403هـ،ص30

[17]-الحجرات:06

[18]-مترجم: شیخ الہند محمود حسنؒ،المتوفی1920ء

[19]- أبو عبدالله ،محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي(256ھ)، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح البخاري،المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر،الناشر: دار طوق النجاة،الطبعة: الأولى، 1422ھ،كتاب أحاديث الأنبياء،باب ماذكرعن بنى إسرائيل،ج4، ص170، رقم3461

[20]- أيضاً،كتاب المناقب،باب مناقب عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما،ج5،ص25،رقم3740

[21]- أبو الحسن، مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (المتوفى: 261ھ)، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ،المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي،الناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت،مقدمة الإمام مسلمؒ، باب وجوب الرواية عن الثقات، وترك الكذابين،ج1،ص8

[22]- أبو الحسنات ،محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم الأنصاري اللكنوي الهندي، (المتوفى: 1304ھ)، الرفع والتكميل في الجرح والتعديل،المحقق: عبد الفتاح أبو غدة،الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب،الطبعة: الثالثة، 1407ھ، إيقاظ في حدود الجرح الجائز،ص57

[23]- نور الدين عتر، أصول الجرح والتعديل وعلم الرجال،ص21

[24]- عبد الحي اللكنوي،الرفع والتكميل في الجرح والتعديل ،ص67

[25]- إبن فارس،معجم مقاييس اللغة،ج3،ص439

[26]- جلال الدين ،السيوطي ،عبد الرحمن بن أبي بكر(المتوفى: 911ھ)، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي ،حققه: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي،الناشر: دار طيبة،ج2،ص909

[27]- الجرجاني، أبو أحمد بن عدي (المتوفى: 365ھ)، الكامل في ضعفاء الرجال،تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض،شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة،الناشر: الكتب العلمية – بيروت-لبنان،الطبعة: الأولى، 1418ھ1997م،خطبة الكتاب،ج1،ص117

[28]- أبو عبد الله ،الحاكم ،محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405ھ)، معرفة علوم الحديث،المحقق: السيد معظم حسين،الناشر: دار الكتب العلمية – بيروت،الطبعة: الثانية، 1397ھ - 1977م،ص52

[29]- شمس الدين، أبو عبد الله، محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)،ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل،المحقق: عبد الفتاح أبو غدة،الناشر: دار البشائر – بيروت،الطبعة: الرابعة، 1410هـ، 1990م،ص171

[30]- عبد الحي اللكنوي،الرفع والتكميل في الجرح والتعديل ،ص131